ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل

The ALFAZL QADIAN.

قادیان

اللہ اکبر

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۲۱	مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء	یوم سہ شنبہ	۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۲ھ	نمبر ۱۲۱

فہرست مضامین

اخبار احمدیہ ۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے بھائی صاحب اور بھتیجہ صاحب کی حقیقت ۔ صہ ۲

مجوزہ قانون قرضہ کے خلاف سود خواروں کا شور و شر ۔ صہ ۳

ہندوؤں میں منیس پرستی کا نیا شوق ۔ صہ ۵

حضرت عیسیٰ کی ولادت اور مسیح موعود ۔ صہ

چندہ کشمیر کے لئے احباب کی توجہ کی ضرورت ۔ صہ

نظارتوں کے اعلانات ۔ صہ

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

صوبہ بنگال میں تبلیغ

جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کو اطلاع ۔ صہ ۹

وصیتیں ۔ صہ ۱۰

خبریں ۔ صہ ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر لائل پور پر تشریف لے جاتے ہوئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا۔

مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان تعطیلات موسم بہار کے بعد ۱۰ اپریل سے کھل جائیں گے۔ احباب اپنے بچوں کو قادیان کی درسگاہوں میں داخل کرنیکے لئے بہت جلد بھیج دیں۔ تا ان کی تعلیم میں حرج واقعہ نہ ہو۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کی ۶ اپریل دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کیلئے قرض دینا

(فرمودہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

"اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے۔ تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے۔ کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے۔ اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جزاء کے ساتھ واپس کرونگا۔ یہ ایک طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے"۔ (الحکم ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے احباب کرام کو قرض کی اس تحریک میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔ جو نظارت امور عامہ قادیان کی طرف سے ساٹھ ہزار روپیہ کے لئے کی گئی ہے۔ یہ قرض خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے۔ اور پیش آمدہ مشکلات کو دور کرنے کے لئے طلب کیا جا رہا ہے۔ جو کسی بھائی کو خاص ضرورت پیش آنے کی صورت میں فوری طور پر ورنہ مقررہ میعاد کے اندر اندر لازماً واپس کر دیا جائیگا۔ ایسی صورت میں جو ثواب اور اجر حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے کسی بھائی کو جو کم از کم سو روپیہ دے سکیں۔ محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ فوراً رقم بھیجدینی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے بھائی صاحب اور بھتیجے صاحب کی بیعت

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے بھتیجے جناب شیخ اعجاز احمد صاحب بی اے سب جج نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اب ان کے والد جناب شیخ عطا محمد صاحب گورنمنٹ پنشنر سیالکوٹ نے بیعت کا حسب ذیل خط تحریر فرمایا ہے:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ جناب والا۔ کمترین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ کا بیعت شدہ ہے۔ خدا کے فضل اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی برکت سے بیعت پر ثابت قدم ہے۔ بلکہ بعض نشانات نے میرے ایمان کو زیادہ محکم کر دیا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے بتلایا۔ کہ خلافت کی بیعت بھی ضروری ہے۔ بوجہ پیرانہ سالی و نقاہت حاضری سے مجبور ہو کر یہ عریضہ خدمت اقدس میں ارسال ہے۔ براہ نوازش غریبانہ مجھے اپنی بیعت کے سلسلہ میں لے لیویں۔ میں صدق دل سے آپ کی بیعت خلافت کرتا ہوں۔ نیازمند شیخ عطا محمد۔

ہم معزز شیخ صاحبان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں بیش از بیش اعزاز بخشے۔ اور خدمت دین کی خاص توفیق عطا کرے۔

اخبار احمدیہ

تبادلہ

مولوی ظفر اللہ خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں سے تبدیل ہو کر ماہ مارچ میں سہارنپور تشریف لے آئے ہیں۔ جماعت احمدیہ سہارنپور ان کی آمد پر نہایت مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ خداوند کریم آپ کی آمد مبارک کرے۔ خاکسار شیخ ضیاء الحق احمدی محاسب انجمن احمدیہ سہارنپور

نکاح

(۱) عزیز وحید الزمان احمدی ولد مولوی عبد الرحمٰن صاحب ساکن تمرخولہ ضلع ہزارہ۔ حال کمپونڈر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کا نکاح مسماۃ تاج بی بی صاحبہ بنت مرزا عمر خطاب خانصاحب احمدی وثیقہ نویس شب قدر کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ میں نے ۱۵۔ مارچ ۱۹۳۴ء کو پڑھا۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور۔

(۲) چوہدری ظہیر احمد صاحب سکنہ گوجرانوالہ ملازم الیکٹرک پاور ہوس راولپنڈی کا نکاح بعوض پانصد روپیہ مہر مسماۃ حمیدہ بیگم بنت میاں خدابخش صاحب بھاگو وائیں ریاست کپورتھلہ کے ہمراہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲ اپریل ۱۹۳۴ء کو قادیان میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ خاکسار محمد سعید جنرل سکرٹری۔ راولپنڈی۔

مولوی محمد دلپذیر صاحب کا اعلان

جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے لکھا ہے۔ بعض جگہ سے خط آئے ہیں۔ کہ اگر دلپذیر یہاں آکر اعلان کر دے۔ کہ میں احمدی ہوں۔ تو ہم سب احمدی ہو جائیں گے۔ اول تو عام طور پر جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ وہ یوں ہی کہہ دیتے ہیں۔ میں نے اسی بنا پر بعض جگہ جا کر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ لودھراں ضلع ملتان۔ تونڈی۔ ضلع لائلپور وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے فی الحال میں بیمار ہوں۔ صحت ہونے پر جہاں طلب کیا جائے۔ جانے کے لئے تیار ہوں۔ خاکسار محمد دلپذیر از بھیرہ۔

پتہ مطلوب ہے

سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری بی اے خود یا کوئی اور دوست اُن کے پتے سے برائے نوازش اطلاع دیں۔ خاکسار ملک سردار احمد ساکن ننکانہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب زچہ و بچہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الستار۔ از بنگلور سٹی۔ (۲) ڈاکٹر محمد حسین صاحب میسوری کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام نیاز احمد رکھا گیا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر و خادم سلسلہ ہونے کی دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ مولود تندرست و توانا اور علم و ہنر میں باکمال و یکتائے زمانہ ہو۔ خاکسار محمد حبیب علیخاں وٹرنری اسسٹنٹ سرجن بلند و ریاست حیدرآباد دکن۔ (۳) برادرم نیاز احمد کے ہاں ۷ مارچ ۱۹۳۴ء کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد عثمان از فیروزپور شہر۔ (۴) میرا چھوٹا بھائی عزیز شریف احمد عرصہ سے خرابی جگر کے سبب بیمار ہے۔ اب اس کی حالت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کے لئے ملتجی ہوں۔ چوہدری خوشی محمد منیجر محمود آباد اسٹیٹ سندھ۔ (۵) میرے دوست پنڈت شو رام داس صاحب احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اپنے امتحان ریلوے داخلہ سکول میں کامیاب ہوں۔ اسی سکول میں بابو محمد صدیق صاحب احمدی داخل ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔ شیخ فضل حق احمدی ریلوے گارڈ سہارنپور۔ (۶) میری اہلیہ صاحبہ علیل ہیں۔ حکیم آغاز دق تجویز کرتے ہیں۔ تمام احمدی بھائی دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ سید احمد وکیل رامپور اسٹیٹ۔ (۷) سعیدہ اختر متعلمہ میڈیکل سکول آگرہ کا دوسرے سال کا آخری امتحان ۱۲۔ اپریل کو شروع ہوگا۔ بزرگان دین دردِ دل سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ماسٹر عبد الرحمٰن (مہر سنگھ) قادیان۔ (۸) مسمی بیگ۔ قوم بھٹی حال میں احمدی ہوا ہے۔ اس کے رشتہ دار اور دوسرے لوگ اسے بہت تنگ کر رہے ہیں۔ اور تکالیف پہنچا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے استقامت دے۔ اور اس کی تکالیف دور کرے۔ خاکسار فضل حق از خیر کا۔ (۹) تمام احباب سلسلہ اس عاجز کی دینی اور دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ سبحان علی احمدی رحیم آباد۔ (۱۰) میرے چچا زاد بھائی میاں محمد صاحب ضلع چوہے اپر برما میں سخت بیمار ہیں۔ ناظرین اخبار اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار عطاء الرحمٰن۔ قادیان۔ (۱۱) ہمارا سالانہ امتحان ۱۲ اپریل سے شروع ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ احمدی طلباء بذریعہ محمد عبد اللہ میڈیکل سٹوڈنٹ آگرہ۔ (۱۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ذکاء اللہ خان ہیڈ ماسٹر مدکے۔ (۱۳) تمام دوستوں سے مودبانہ التماس ہے۔ کہ میرے کامل متقی ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد العزیز اوورسیر انجنیئرنگ آفس خیرپور میرس۔ (۱۴) میرا ایک ہی لڑکا ہے۔ اس کی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ احباب کرام اس کی درازی عمر اور نیک و متقی بننے کے لئے نیز مجھ کو اس کی تعلیم و تربیت کی توفیق حاصل ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد شریف احمدی۔ ڈیرہ بابا نانک۔ (۱۵) خاکسار مشکلات کا شکار ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ میری دینی و دنیوی بہتری کے سامان پیدا کرے۔ عطا محمد از ننگہ۔

دردناک سانحہ قتل

عزیز عبد الغفور خاں احمدی ولد ملک عادل شاہ صاحب احمدی رئیس ترنگ زئی ضلع پشاور کو اپنے گاؤں میں ایک شخص نے قتل کر دیا۔ عزیز موصوف نہایت مخلص اور صالح نوجوان احمدی تھا۔ قاتل فرار ہوگیا۔ احباب اس کا جنازہ غائب ادا کر کے مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت کریں۔ ان کے والد کو اس عمر کے آخری حصہ میں ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور۔

(الفضل) مرحوم نہایت وجیہہ۔ تہجد گزار اور تبلیغ احمدیت میں معروف رہنے والا نوجوان تھا۔ ہمیں اس حادثہ میں مرحوم کے والدین سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

۱۔ مولوی محمد صادق صاحب پاڈانگ سماٹرا سے لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے محترم انکو ڈمنگ صاحب کا لڑکا جو آپ کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں اور والدین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔ (۲) ۹ مارچ میری والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ دعائے مغفرت کیجائے۔ خاکسار محمد امیر از بھاگو بھٹیاں۔ (۳) جناب حافظ محمد امین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابیوں میں سے تھے۔ ۲۔ مارچ فوت ہوگئے۔ [illegible] احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار [illegible]

26

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجوزہ قانونِ قرضہ کے خلاف سود خواروں کا شور و شر

زمیندارانِ پنجاب خوابِ غفلت سے بیدار ہوں

حکومتِ پنجاب نے قانون امدادِ مقروضین کا جو مسودہ پنجاب کونسل میں پیش کیا۔ اور جسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کی تجویز بلا مخالفت پاس ہو گئی۔ اس کی ضرورت و اہمیت ثابت کرتے ہوئے ہم نے جہاں سود خواروں کی مخالفت کے خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے حکومت کے متعلق یہ لکھا تھا۔ کہ اس نے زمینداروں کو خود تسلیم کردہ تباہی و بربادی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے۔ اس میں سود خواروں کے شور و شر سے تزلزل نہیں پیدا ہونے دینا چاہیئے۔ اور نہ اس بات کا انتظار کرنا چاہیئے۔ کہ زمیندار بھی چیخیں چلائیں اور اپنی تباہ حالی پر از سرِ نو نوحہ خوانی شروع کر دیں وہاں ہم نے زمینداروں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا۔ کہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ اس وقت تک غفلت نے انہیں جس مرحلہ پر پہونچا دیا ہے۔ اس سے آگے مکمل تباہی اور ہلاکت ہی ہے۔ اگر اب بھی انہوں نے ہوش سے کام نہ لیا۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے حکومت کو متوجہ نہ کیا۔ تو اس کا انجام جو کچھ ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے انہیں چاہیئے۔ کہ جلسے کر کے حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ مجوزہ قانون کا حلقۂ اثر سابقہ قرضوں تک وسیع ہونا چاہیئے۔ اور قانون ایسی دفعات پر مشتمل ہو۔ جو زمینداروں کو سود خواروں کے پنجہ سے نجات دلا سکیں۔

زمیندار خوابِ غفلت میں

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ زمیندار اس بارے میں ابھی تک خوابِ غفلت میں پڑے ہیں۔ حالانکہ بنیوں اور مہاجنوں نے نہایت منظم طور پر اور بڑے زور شور کے ساتھ مخالفت شروع کر دی ہے۔ زمیندار اور وہ لوگ جن کا ذریعۂ معاش زمینداروں کے ماتحت یا ان کے ساتھ مل کر کام کاج کرنا ہے۔ سود خواروں کے ناقابلِ برداشت قرضوں کے بارے اس حد کو پہونچ چکے ہیں۔ کہ انہیں تباہی و بربادی سے بچنے کے لئے جدوجہد کرنے کی کوئی تحریک کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ان کے حصے ان کی اپنی حالتِ زار ہی سود خواروں کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کی کافی محرک ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ وہ باوجود بیدار کئے جانے کے ابھی تک بے ہوش پڑے ہیں۔ اور ان کی مدہوشی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اس وقت جبکہ سود خوار مہاجن پریس اور پلیٹ فارم کی دو دھاری تلوار سے انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے سرگرمِ عمل ہیں۔ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ حتیٰ کہ اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کو بھی اپنی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں ان کے متعلق لکھنا پڑا ہے۔ کہ انہوں نے ابھی تک امداد مقروضین کے بل کی حمایت میں کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔

حکومت کا فرض

بے شک حکومت پر یہ امر واضح ہو چکا ہے۔ کہ زمینداروں کو سودی قرض کے بار سے نجات دلائے بغیر ان کا زندہ رہنا محال ہے چنانچہ مسودۂ قانون کے اغراض کے ضمن میں لکھا گیا ہے۔ کہ "۱۹۲۹ء میں پراونشل بنکنگ انکوائری کمیٹی نے زراعت پیشہ لوگوں کے ذمے ایک ارب ۳۵ کروڑ قرضہ کا اندازہ لگایا تھا۔ اس کے بعد زرعی پیداوار کی قیمتوں کے گر جانے کے باعث کاشتکاروں کے قرضہ کا بار اس بار کے مقابلہ میں جو ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ زیادہ ہو گیا ہے۔ اور ان کی امداد کرنے کے مسئلہ کے حل کی شدید ضرورت ہے۔" اس صورت میں حکومت کا فرض ہے۔ کہ کاشتکاروں کو اتنے بڑے قرضہ کے بار سے بچانے کے لئے جس میں روز بروز بہت بڑا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ موثر قانون نافذ کرے۔ اور ان لوگوں کے شور و شر کو کوئی وقعت نہ دے۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ کاشتکار زندہ رہیں یا نہ رہیں لیکن سود خواروں کی زرگیری کے تمام راستے کھلے رہیں۔ وہ جس طرح چاہیں۔ حاجت مند اور مجبور کسانوں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھا کر ان کا خون چوستے رہیں۔ اور ان کے وسائلِ معاش پر پوری طرح قبضہ جمائے رکھیں۔

زمینداروں کی غفلت کا نتیجہ

لیکن جب حکومت ان کی بڑھی ہوئی حرص و آز اور ظالمانہ زرگیری کے متعلق معمولی سی پابندیاں عائد کرنا چاہے۔ تو وہ آسمان سر پر اٹھا لیں۔ حکومت کو طرح طرح کی دھمکیاں دینے لگ جائیں۔ بدامنی پھیلانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور کاشتکار اتنا بھی کہنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ کہ انہیں سود خواروں کی گرفت کو ڈھیلا کرنے کے لئے کسی قانون کی ضرورت ہے۔ تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا نکل سکتا ہے۔ کہ حکومت اس قسم کے قانون کے نفاذ کو خواہ مخواہ کی سردردی سمجھنے لگ جائے۔ اور اگر نافذ بھی کرے تو ایسے رنگ میں جو بالکل بے اثر اور بے فائدہ ہو کر رہ جائے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ اس قانون کو زیادہ سے زیادہ موثر اور مفید بنانے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ ابھی تک اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی گئی۔ حالانکہ ہندو ساہوکاروں نے اس کی مخالفت کا طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اور وہ نہ صرف حکومت کے خلاف بلکہ زمینداروں کے خلاف بھی نہایت خطرناک ارادوں کا کھلم کھلا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اس قانون کے نافذ ہونے کی صورت میں ان ارادوں کو عمل میں لانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

سود خواروں کی دھمکیاں

حال ہی میں پنجاب کے ساہوکاروں کا ایک جلسہ خانیوال میں ہوا۔ جس میں صاحب صدر نے حکومت اور زمینداروں کے خلاف نہایت تیز و تند الفاظ استعمال کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ "ہم گورنمنٹ کو پُر زور لفظوں میں کہتے ہیں۔ کہ وہ چھتہ کو مت رگڑے۔ ورنہ اس میں سے آگ کے شعلے پیدا ہوں گے۔ زمیندارو تم بھی سن لو۔ وقت آ رہا ہے۔ کہ تم کو ایک پیسہ کا نمک بھی ادھار نہیں ملے گا۔" (پرتاپ ۲۹ مارچ)

ان الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندو اس مسودۂ قانون کے خلاف کیا طرزِ عمل اختیار کر رہے ہیں۔ اور اسے ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لئے کس قسم کے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔

اسی سلسلہ میں صاحب صدر نے سود خواروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے دو تین ماہ تک پیش آنے والے بھیانک مناظر و واقعات پر غور کیا ہے۔ ان واقعات کو روکنے کے لئے اس قدر زبردست ایجی ٹیشن کرو۔ کہ مجبار ٹی پارٹی۔ اور حکومت کو تمہاری طاقت کا احساس ہو جائے۔"

(ملاپ ۴ - اپریل ۱۹۳۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتعال انگیز تقریریں

جس جلسہ کا صدر اس قدر آپے سے باہر ہو رہا ہو۔ اس میں تقریریں کرنے والے دوسرے لوگوں کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ دوسرے مقررین نے بھی نہایت اشتعال انگیز۔ اور فتنہ خیز تقریریں کیں۔ چنانچہ پنجاب کونسل کی واحد ہندو خاتون ممبر شریمتی لیکھ وتی نے کہا۔

"اس طرح قانون بنا کر کبھی ہاتھ اور کبھی ٹانگ کاٹا جا رہا ہے۔ دوکانداروں کی حالت تو پہلے ہی قابلِ رحم ہے۔ اگر یہ قانون بن گیا۔ تو ساہوکار تھوڑے ہی عرصہ میں زمینداروں کے مویشیوں کو چارہ ڈالا کرے گا۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبے کے ہر شہر و ہر قصبہ میں زبردست ایجی ٹیشن کرو۔ آپ کا یہ واویلا ہی اس بل کو روک سکتا ہے۔"

لالہ حکم چند صاحب بنکر و صدر پنجاب ٹریڈرز ایسوسی ایشن نے کہا:۔

"آج ہندوؤں کو دبایا جا رہا ہے۔ لیکن ہم ایسے قوانین کو نہیں مانیں گے۔ جب تک ملک متھرا داس۔ حکم چند اور سیٹھ بنواری لال زندہ ہیں۔ یہ تحریک مر نہ سکے گی۔ دوکاندارو گورنمنٹ کو بتا دو۔ کہ یہ بیوپاریوں کی جماعت ہے۔ اس کو تباہ نہ کرو۔ اگر یہ بیدار ہو گئے۔ تو کام خراب ہو جائے گا۔ جو قوم ہماری مدد نہیں کرتی۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہم دوسری قوموں کی چیزیں فروخت کرتے پھریں۔ میں انگریزوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ تم بھی بنیوں کی قوم ہو۔ اور ہم بھی بنئے ہیں۔ اس امن پسند قوم کو اور اس پرامن رعایا کو تنگ نہ کرو۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ایک مرتبہ اپنی پالیسی پر غور کرو۔ اور اس قانون کو واپس لے لو۔"

ایک شخص ڈاکٹر بھگت رام نے کہا۔ "اس قانون کی وجہ سے بدامنی پھیل جائے گی۔"

سکرٹری پنجاب ٹریڈرز ایسوسی ایشن نے کہا:۔

"ہندوؤ! آج ووٹوں کی اکثریت کے بل پر تمہارا ایک ارب ۳۵ کروڑ روپیہ تباہ کیا جا رہا ہے۔ یاد رکھو۔ اگر تم آج بھی خاموش رہے۔ تو تمہیں پوربیوں اور گھسیاروں کی سی زندگی بسر کرنا ہو گی۔ تمہاری ان گئوشالاؤں، مندروں۔ لائبریریوں۔ اور دھرم استھانوں کی مرمت کون کرے گا۔ میں دوسرے صوبوں سے بھیک مانگ کر لاؤں گا۔ اور اس ظالمانہ قانون کے خلاف لڑتا رہونگا۔ نوجوانو میری مدد کرو۔ میں تمہاری مدد کا مستحق ہوں۔" (ملاپ ۴ر اپریل)

ہندوؤں کی قرارداد

یہ تو خانیوال کے جلسہ کی تقریروں کے چند اقتباسات ہیں اب ایک قرارداد بھی ملاحظہ ہو۔ جو یہ ہے۔ کہ

"یہ کانفرنس نہایت سنجیدگی سے سراسر بے انصافی۔ اور جانبداری پر مبنی بل کے پاس کئے جانے کے خلاف ایک جہادی تحریک کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔"

اس "جہادی تحریک" کو جاری کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر کے اس کا یہ فرض قرار دیا گیا۔ کہ "وہ صوبہ بھر میں پراپیگنڈا کرے۔ دورہ لگا کر مجوزہ قانون کے خلاف پبلک ایجی ٹیشن جاری کرے۔ اور اس غرض کے لئے روپیہ کی فراہمی اور والنٹیروں کی بھرتی کرے۔"

(پرتاپ ۲۹ر مارچ)

سود خواروں کی ایک چال

یہ صرف سود خواروں کے ایک جلسہ کی مختصر سی روئداد ہے اس قسم کے جلسے اس وقت تک کئی ایک مقامات پر منعقد کئے جا چکے ہیں اور ہر جگہ نہایت زور شور سے مخالفت کی جا رہی۔ اور شورش پھیلائی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ قرض کے دباؤ اور دولت کے زور سے یہاں تک کام لیا جا رہا ہے۔ کہ بعض زمینداروں کے مونہہ سے اس قانون کی مخالفت کرائی جا رہی ہے۔ چنانچہ "ملاپ" (۴۔ اپریل) کا بیان ہے کہ

"بٹالہ میں غیر کاشت کاروں کی جو کانفرنس زیر صدارت لالہ رام چند منچندہ منعقد ہوئی۔ اس میں دو سکھ زمینداروں نے کہا۔ ہمیں ساہوکاروں اور بنیوں سے محفوظ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ کوآپریٹو بنکوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔ ساہوکاروں۔ اور بنیوں کو تو ہم جس طرح سے ہو سکے۔ راضی کر لیتے ہیں۔ اور مربی پشو دیکر بھی خوش کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ بنک والے تو کوڑی کوڑی وصول کر لیتے ہیں۔"

اگر واقعہ میں یہ الفاظ دو سکھ زمینداروں نے کہے۔ تو غیر کاشت کاروں کی کانفرنس میں ان کا لایا جانا ہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ انہوں نے کسی خاص مجبوری کی وجہ سے کہے۔ ورنہ زمیندار ہو کر غیر کاشتکاروں کے اس جلسہ میں جو ایکٹ انتقال اراضی اور مجوزہ قانون قرضہ کے خلاف منعقد کیا گیا۔ ان کا کیا کام تھا۔

زمینداروں کو کیا کرنا چاہیئے

بہرحال اس سے ظاہر ہے۔ کہ سود خوار نہ صرف خود مجوزہ قانون قرضہ کے خلاف انتہائی زور لگا رہے ہیں۔ اور ایک عام شورش پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنے ہتھکنڈوں سے یہ بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ زمیندار بھی اس قانون کے خلاف ہیں۔ اس صورت میں زمینداروں کی خاموشی نہایت ہی نقصان رسان اور تباہ کن ہو گی۔ ضرورت ہے کہ تمام زمیندار خاص کر مسلمان زمیندار مجوزہ قانون کی حمایت میں پُرزور آواز بلند کریں۔ پنجاب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک منظم پروپیگنڈا کرنے کے لئے کمیٹیاں بنائیں۔ اہم مقامات پر جلسے منعقد کر کے تقریریں کریں۔ اور حکومت پر زور دیں۔ کہ مجوزہ قانون کو بہترین صورت میں پاس کرا کر جلد سے جلد نافذ کر دے۔ یہ وقت قطعاً غفلت اور سستی کا نہیں ہے۔ بلکہ نہایت سرگرمی اور جوش سے کام کرنے کا ہے۔ اگر اب سود خواروں کے شور و شر کی وجہ سے مجوزہ بل معرض التوا میں پڑ گیا۔ تو پھر اس کا نفاذ پذیر ہونا محال ہو جائیگا۔ اور سودی قرض کے بار کے نیچے زمینداروں کا پس جانا یقینی بن جائیگا۔

حکومت سے

اس موقعہ پر ہم حکومت سے بھی یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ سود خواروں کی طرف سے اس مسودہ قانون کی جس قدر زیادہ مخالفت ہو۔ اسی قدر زیادہ اس کی ضرورت ثابت ہو گی۔ کیونکہ سود خوار زمینداروں کو اپنے آہنی پنجہ میں گرفتار رکھنے کے لئے جتنا زیادہ زور لگائیں۔ زمیندار اتنے ہی زیادہ حکومت کی امداد کے محتاج ثابت ہونگے۔ پس حکومت کو نہ تو سود خواروں کی دھمکیوں کی کوئی پروا کرنی چاہیئے۔ اور نہ ان کے نفع رسانی کے کسی جگہ کو کوئی وقعت دینی چاہیئے۔ ہندو بظاہر تو اب انگریزوں سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "تم بھی بنیوں کی قوم ہو۔ اور ہم بھی بنئے ہیں" مطلب یہ کہ کاشت کاروں سے تم بھی بڑے بڑے محاصل وصول کرو۔ اور ہمیں بھی کھلے بندوں انہیں لوٹنے دو۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو چاہتے ہیں۔ زمینداروں کی ساری دولت خود سمیٹ کر انہیں اس قدر کمزور۔ اور ناتواں بنا دیں۔ کہ نہ تو حکومت کو وہ کچھ ادا کرنے کے قابل رہیں۔ اور نہ حکومت کی حفاظت کی خدمات سرانجام دے سکیں۔ جب یہ صورت پیدا ہو جائے۔ تو ہندو بے خوف و خطر اپنی حکومت قائم کر لیں۔ پس پنجاب کے زمینداروں کو سود خواروں کی ہلاکت خیز گرفت سے آزاد کرانا سیاسی اور ملکی لحاظ سے بھی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اور پنجاب کے زمینداروں کی نہایت نازک سے نازک وقت میں حکومت کی وفاداری اور اس کی خدمات کی بجا آوری متقاضی ہے۔ کہ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو قدم قدم پر حکومت کے لئے مشکلات کا باعث بنتے چلے آ رہے ہیں۔ اور جو موجودہ حکومت کی بجائے اپنی حکومت قائم کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ اور قول و فعل سے اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ زمینداروں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔

ہندوؤں میں بھینس پرستی کا نیا شوق

ہندوؤں کی گئو پرستی کے خونریز مظاہرے تو ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن اب ان کی چیرہ دستیاں یہاں تک بڑھ گئی ہیں۔ کہ دوسرے حیوانات کو ذبح کرنے پر بھی مسلمانوں کو ہلاک کرنا جائز سمجھ رہے ہیں چنانچہ پٹنہ کی ۳ر اپریل کی خبر ہندو اخبارات میں بالفاظ ذیل شائع ہوئی ہے۔

"ضلع پٹنہ کے ایک گاؤں باٹھوان میں فساد ہو گیا جس میں ۲ مسلمان ہلاک اور ۳۰ دیگر اشخاص مجروح ہوئے۔ جو اطلاعات اس وقت تک موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کچھ لوگ ایک شادی کے سلسلہ میں دی گئی دعوت پر بھینس ذبح کرنا چاہتے تھے۔ جس کی مخالفت کی گئی۔ اور یہی مخالفت بنائے فساد ثابت ہوئی۔ مسلح پولیس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی قیادت میں جائے وقوع پر پہونچ گئی ہے۔ اور تفتیش شروع ہو گئی ہے۔ بیس ہندو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔" (ملاپ ۵ر اپریل)

گائے کی ناقابلِ فہم تقدیس کے ادعا کے بعد اب ہندوؤں میں بھینس پرستی کا شوق ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کی غرض ہر طرح مسلمانوں کے لئے ان کی زندگی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی بیباکانہ مخالفت

جن امور میں مولوی محمد علی صاحب نے کھلم کھلا اور نہایت بے باکی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی۔ آپ کی نہایت واضح تحریروں سے روگردانی کی۔ اور نہایت بے ادبانہ اور گستاخانہ رائے کا اظہار کیا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مسئلہ ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ جانتے ہوئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت بے باپ مانتے تھے۔ اور اس بات کو قرآن شریف سے ثابت شدہ قرار دیتے تھے۔ یہاں تک لکھدیا۔ کہ "اگر کوئی شخص (یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام) قرآن کریم کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ کا بن باپ پیدا ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ تو وہ ایسا مانے۔ میرے نزدیک یہ نتیجہ الفاظ قرآنی سے نہیں نکلتا"۔ (تفسیر القرآن مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۳۱۴) اس کے علاوہ بھی مولوی صاحب نے اپنی مختلف تحریروں میں اس قسم کے الفاظ لکھے۔ اور ان کی تائید کرتے ہوئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو لمبے چوڑے مضامین بھی شائع کئے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رکیک حملے تک کرنے سے دریغ نہ کیا:

حال میں منشی فخر الدین صاحب ملتانی نے ایک دلچسپ رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت عیسیٰ کی بن باپ ولادت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تحریریں جمع کر کے اور ان کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کی تحریریں پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ جن باطل خیالات کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی تحریروں میں تردید فرمائی۔ مولوی محمد علی صاحب نے انہی پر اپنی باطل آرائی کی بنیاد رکھی ہے۔ ذیل میں مذکورہ بالا رسالہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بن باپ ولادت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں پیش کی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں سے دکھایا جاتا ہے۔ کہ کس قدر بے باکی سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی ہے

قرآن اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بن باپ ولادت

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بے باپ ولادت کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "میرے نزدیک یہ نتیجہ الفاظ قرآنی کو نہیں نکلتا" لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح بن باپ ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ نے کمثل آدم جو فرمایا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس میں عجوبہ قدرت ہے۔ جس کے واسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا"۔ (البدر ۱۹ مئی ۱۹۰۷ء)

پھر فرماتے ہیں

"اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ اور قرآن شریف سے یہی ثابت ہے۔" اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح یہود کے واسطے ایک نشان تھے۔ جو ان کی شامت اعمال سے اس رنگ میں پورا ہوا۔ زبور اور دوسری کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ اگر تم نے اپنی عادت کو نہ بگاڑا۔ تو نبوت تم میں رہے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کے علم میں تھا۔ کہ یہ اپنی حالت کو بدل لیں گے۔ اور شرک و بدعت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ جب انہوں نے اپنی حالت کو بگاڑا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق یہ تنبیہی نشان انکو دیا۔ اور مسیح کو بن باپ پیدا کیا۔ اور بن باپ ہونے کا سر یہ تھا کہ چونکہ سلسلہ نسب کا باپ کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو اس طرح گویا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور اسرائیلی خاندان کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی۔ کیونکہ وہ پورے طور سے اسرائیل کے خاندان سے نہ رہے

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں بشارت ہے۔ اسکے دو ہی پہلو تھے یعنے ایک تو آپ کا وجود ہی بشارت تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے خاندان نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ دوسرے زبان سے بھی بشارت دی۔ آپکی پیدائش میں بشارت تھی۔ اور زبانی انجیل میں بھی مسیح نے باغ کی تمثیل میں اس امر کو بیان کر دیا ہے۔ اور اپنے آپکو مالک باغ کے بیٹے کی جگہ ٹھہرایا ہے۔ بیٹے کا محاورہ انجیل اور بائبل میں عام ہے اسرائیل کی نسبت آیا ہے۔ کہ اسرائیل فرزند من بلکہ نخست زادہ من است آخر اس تمثیل میں بتایا گیا ہے۔ کہ بیٹے کے بعد وہ مالک خود آکر باغبان کو ہلاک کر دے گا۔ یہ اشارہ تھا اس امر کی طرف کہ نبوت ان کے خاندان سے جاتی رہے۔ پس مسیح کا بن باپ ہونا اس امر کا نشان تھا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بے باپ ولادت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور اس پیدائش میں ایک بہت بڑی حکمت تھی جس کا آپ نے ذکر فرمایا۔ اسی حکمت کی مزید تشریح فرماتے ہوئے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بے باپ ولادت کو اپنے عقائد میں سے قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"ومن عقائدنا ان عیسیٰ ویحییٰ قد ولدا علیٰ طریق خرق العادۃ ولا استبعاد فی ھذہ الولادۃ وقد جمع اللہ تلک القصتین فی سورۃ واحدۃ لیکون القصۃ الاولیٰ علی القصۃ الاخریٰ کالشاھدۃ وابتدأ من یحییٰ وختم علی ابن مریم بنقل امر خرق العادۃ من اصغر الی اعظم واما سر ھذا التخلق فی یحییٰ وعیسیٰ فھو ان اللہ اراد من خلقھما آیۃ عظمیٰ فان الیھود کانوا قد ترکوا طریق الاقتصاد والسداد ...... فکان عیسیٰ ارھاصاً لنبینا وعلما لنقل النبوۃ بما لم یکن من جھۃ الاب من السلسلۃ الاسرائیلیۃ واما فکان دلیلاً مخفیاً علی الانتقال فان یحییٰ ما تولد من القوی الاسرائیلیۃ البشریۃ بل من قدرۃ اللہ الفعال

ترجمہ واز جملہ عقائد ماست کہ حضرت عیسےٰ و یحییٰ علیہما السلام بطریق خرق عادت متولد شدہ اند و دریں ولادت ہیچ استبعاد نیست و جمع کرد خدا تعالےٰ ایں ہر دو قصہ را در سورۃ واحد تا کہ یک قصہ دیگر قصہ را گواہ باشد و شروع از یحییٰ علیہ السلام و ختم کرد بر عیسیٰ علیہ السلام تا کہ انتقال امر خرق عادت از خورد سوئے بزرگ باشد مگر راز ایں قسم پیدائش در یحییٰ و عیسےٰ پس اینست کہ ارادہ فرمود خدا تعالےٰ کہ ازیں ہر دو پیدائش نشانے نماند و آں اینست کہ یہود میانہ روئے و راستی ترک کردہ بودند پس بود عیسےٰ ارہاص برائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم و نشان برائے نقل نبوت چرا کہ عیسےٰ از جہت پدر از سلسلہ بنی اسرائیل نہ بود۔ مگر یحییٰ بر انتقال دلیل مخفی بود۔ چرا کہ یحییٰ از قوائے اسرائیلیہ بشریہ پیدا نہ شد بلکہ از قدرت خدائے پاک" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۱)

"وکان تولد یحییٰ من دون مس القوی البشریۃ وکذالک تولد عیسےٰ من دون الاب۔ وموتھما بدون ترکت الورثۃ علامۃ لھٰذہ الواقعۃ واما المسیح المحمدی فلہ اب وولد من العنایات الالھیۃ کما کتب انہ یتزوج ویولد لہ من الرحمۃ۔ فکانت ھٰذہ اشارۃ الی دوام السلسلۃ المحمدیۃ وعدم انقطاعھا الی یوم القیامۃ

ترجمہ و بود تولد یحییٰ بدون مس قوٰی بشریہ و ہمچنیں تولد عیسےٰ بغیر پدر و موت ہر آں دو بغیر ترک وارثان علامت ایں واقعہ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت ازآں سلسلہ منقطع گشت مگر مسیح سلسلہ محمدیہ پس اور ابدر است وپس آں ازعنایت الٰہیہ ہمچناں کہ نوشتہ شد کہ او متابل خواہد شد وبچگان پیدا شوند از رحمت الٰہی۔ پس ایں اشارہ بود طرف دوام سلسلہ محمدی وعدم انقطاع آں تاروز قیامت" مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۶

پس ان ہر سہ حوالجات سے مولوی محمد علی صاحب کی محولہ بالا تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ثابت ہوگئی۔ اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ آپ کے نزدیک (الف) یہ عقیدہ قرآن مجید کے مطابق ہے۔ (ب) ایمانیات میں سے ہے (ج) دینی اعتقادات میں سے ہے:

حضرت عیسٰے علیہ السلام کی بے باپ پیدائش کی اہمیت

مولوی محمد علی صاحب نے ولادت حضرت عیسٰی علیہ السلام کی اہمیت کو گھٹاتے ہوئے اور اُسے دین سے غیر متعلق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"حضرت عیسٰے کو باپ والا یا بن باپ ماننے سے ہمارے دینی اعتقادات یا ہمارے عمل پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوتا"

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو جو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ وہ آپ کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"بعث اللہ رسولہ عیسٰے ابن مریم فیھم وجعلہ خاتم انبیاءھم وعلماً للساعۃ نقل النبوۃ مع العذاب فانذرھم وخشی وما کان لہ اب من بنی اسرائیل الا امہ وکذالک خلقہ من غیر اب وادمٰی فیہ ما ادمٰی وکان ذالک اٰیۃ علماً للیھود واخبارا لھم فی رمز قد اختفی وارھاصاً لظھور نبینا خیر الورٰی وماجعل اللہ المسیح خاتم السلسلۃ الموسویۃ الاغضباً علی الیھود فاھلکھم کما اھلک القرون الاولیٰ ثم اختار اللہ قوماً اٰخرین وولد لھم ولد طیب من ام القرٰی" (خطبہ الہامیہ)

یعنے خدا تعالےٰ نے حضرت عیسٰے ابن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا۔ اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا۔ اور نبوت کی انقطاع کی ساعت کے لئے ان کو دلیل ٹھہرایا۔ اور اس طور سے یہود کو ڈرایا۔ اور عیسٰے علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ فرمایا۔ اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی۔ اور وہ راز یہ تھا۔ کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی۔ اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک ارہاص تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا۔ تاکہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرمائے۔ پس خدا تعالےٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا۔ اور پھر خدا تعالےٰ نے ان کے بدلے اور قوم کو برگزیدہ کیا۔ اور ان کے لئے ایک پاک اور سعید و رشید بیٹا مکہ معظمہ میں پیدا کیا۔ اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسول خدا اور حبیب خدا ہیں:

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل حضرت عیسٰے علیہ السلام کی بے باپ ولادت کو قرار دیا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

حضرت عیسٰے کی بے باپ ولادت اور حضرت مسیح موعود کی صداقت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بے باپ ولادت سے اپنی صداقت کا استدلال کیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنی کتابوں میں بہت جگہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ یہ عاجز جو حضرت عیسٰے ابن مریم کے رنگ میں بھیجا گیا ہے۔ بہت سے امور میں حضرت عیسٰے علیہ السلام سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ جیسے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی پیدائش میں ایک ندرت تھی۔ اس عاجز کی پیدائش میں بھی ایک ندرت ہے۔ اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ اور یہ امر انسانی پیدائش میں نادرات سے ہے۔ کیونکہ اکثر ایک ہی بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور ندرت کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ پیدا ہونا بھی امور نادرہ میں سے ہے۔ خلاف قانون قدرت نہیں ہے" (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس امت کے مسیح موعود کے لئے ایک اور مشابہت حضرت عیسٰے علیہ السلام سے ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام پورے طور پر بنی اسرائیل سے نہ تھے۔ بلکہ صرف ماں کی وجہ سے اسرائیلی کہلاتے تھے۔ ایسا ہی اس عاجز کی بعض دادیاں سادات میں سے ہیں۔ گو باپ سادات میں سے نہیں۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے لئے خدا نے جو یہ پسند کیا۔ کہ کوئی اسرائیلی حضرت مسیح کا باپ نہ تھا۔ اس میں یہ بھید تھا۔ کہ خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی کثرت گناہوں کی وجہ سے ان پر سخت ناراض تھا" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

چہارم خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی۔ کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر باایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسٰے کے بعد چودھویں صدی میں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں۔ اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں" (تذکرۃ الشہادتین و ریویو جلد اول صفحہ ۲۳۱)

پھر فرمایا:۔

"سو یقیناً سمجھو۔ کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے۔ جس نے عیسٰے ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا۔ جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا تب خدا تعالےٰ خود اس کا متولی ہوا۔ اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندے کا نام ابن مریم رکھا۔ کیونکہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا۔ جس کے ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا۔ لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ کے حاصل ہوئی۔ تب وہ وجود روحانی پاکر خدا تعالےٰ کی طرف اٹھایا گیا کیونکہ خدا تعالےٰ نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا۔ سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے دنیا میں تحفہ لایا۔ اور زمین جو سنسان پڑی تھی۔ اور تاریک تھی۔ اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر میں لگ گیا

پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسٰے ابن مریم ہے۔ جو بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو۔ کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو۔ کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے"؟ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۰۹)

مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے حضرت مسیح موعود کے بیان کی مخالفت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کا باپ یوسف نجار قرار دینے والوں کو نیچری قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے

"مسلمانوں میں سے ایک فرقہ نے جو نیچریوں کے نام سے مشہور ہیں اس خیال کو ظاہر کیا ہے۔ کہ درحقیقت عیسٰی علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے نطفہ سے تھے۔ لیکن یہ خیال عقل اور نقل دونوں کے مخالف ہے۔ کیونکہ اگر صرف اتنی ہی بات تھی کہ حضرت مسیح بھی اپنے چار اور بھائیوں کی طرح یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوئے تھے۔ تو عقل نہیں قبول کر سکتی۔ کہ جو شور قیامت حضرت مریم کے سر پر یہودیوں نے مچایا۔ جس کو قرآن شریف نے آیت وما کانت امک بغیاً بیان فرمایا ہے۔ وہ ایسی معمولی اور جائز پیدائش میں مچایا جاتا۔ اور نقل سے اس لئے یہ خیال مخالف ہے۔ کہ قرآن کی نص صریح سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مریم ابھی پیٹ میں ہی تھیں۔ کہ ان کی والدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنے پر یہ نذر مان لی تھی۔ کہ اس نے اپنے پیٹ کے بچے کو ہیکل یعنے خانہ خدا کی خدمت کے لئے تمام عمر تک وقف کر دیا ہے۔ اور عہد کر لیا ہے۔ کہ وہ بچہ جو پیٹ میں ہے ہمیشہ کے لئے دنیا کے تعلقات اور نیز تعلق بیوی یا میاں سے دست بردار رہے گا۔ تو اس صورت میں کیونکر ممکن تھا۔ کہ برخلاف عہد کے مریم صدیقہ کا ناطہ کسی شخص سے کیا جاتا۔ بلکہ وہ پیدا ہونے پر نذر کے موافق ہیکل کے بزرگوں کے سپرد ہو چکی تھی۔ اور ماں باپ قطعاً اس سے دست بردار ہو چکے تھے۔ جیسا کہ آیت وکفلھا زکریا سے ظاہر ہے۔ یعنی بعد اس کے کہ وہ لڑکی ماں باپ نے ہیکل کے بزرگوں کے حوالے کر دی۔ زکریا نبی اس کی پرورش کا متکفل ہو گیا۔ اور یہودیوں میں یہ قدیم رواج تھا۔ کہ اس طرح پر ہیکل کی خدمت کے لئے راہبانہ زندگی بسر کرنے والے لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کی نذر مقرر کرنے سے نذر مقرر ہو جاتی تھیں۔ اسی قصہ کو قرآن کریم کی دو آیتیں تصریح سے بیان کرتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اذ قالت امراۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم (آل عمران) یعنے وہ وقت یاد کر جبکہ عمران کی بی بی نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ کہ اے میرے پروردگار میرے پیٹ میں جو بچہ ہے۔ اس کو میں تعلقات زوجیت اور دوسرے کاروبار سے آزاد رکھ کر تیری نذر کرتی ہوں۔ پس میری نذر قبول کر تو سمیع و علیم ہے۔ اس آیت میں دو لفظ قابل یادداشت ہیں۔ ایک نذر اور دوسرے محرر۔ نذر کا لفظ اس چیز پر بولا جاتا ہے۔ جس کو انسان اپنے دل میں کسی خاص شخص کے لئے مخصوص کر لیتا ہے۔ اور محرر کا لفظ اس کی تاکید میں ہے جس سے یہ مطلب ہے۔ کہ کسی طرح سے غیر کو اس میں اشتراک نہیں ہو گا۔ یہاں تک کہ والدین بھی ایسے بچہ سے اپنی اطاعت نہیں چاہتے۔ اور نہ کسی اور کی قید اطاعت میں اس کو لاتے ہیں۔ پس ان آیات سے صاف ثابت ہے۔ کہ مریم کو نذر کے طور پر ہیکل کی خدمت کے لئے تارک بٹھایا گیا تھا۔ اور چونکہ توریت میں حکم ہے۔ کہ اپنی نذروں اور قسموں کو پورا کرو۔ اس لئے والدین کا اختیار نہ تھا۔ کہ وہ اپنی نذر کو توڑ کر مریم کا کسی سے ناطہ کر دیتے۔ لہٰذا یہ خیال کہ مریم کا یوسف سے ناطہ ہو گیا۔ اور اس کے بعد یوسف سے حمل ہو گیا۔ نہایت جاہلانہ خیال اور نص صریح قرآن کے مخالف ہے۔ اور انجیل بھی اس خیال کی تکذیب کرتی ہے"۔ (ریویو جلد اول صہ ۱۴۱)

پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

" ایک معترض کا حق ہے۔ کہ وہ یہ گمان کرے۔ کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی۔ کہ قوم کے بزرگوں کو مریم کی نسبت ناجائز حمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگرچہ ہم قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔ تا خدا تعالےٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے"۔

" القصہ حضرت مریم کا نکاح محض شبہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ ورنہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے نذر ہو چکی تھی۔ اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ افسوس اس نکاح سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے۔ اور یہود نابکار نے ناجائز تعلق کے شبہات شائع کئے"۔ (چشمہ مسیحی صہ ۱۸)

اس قدر تصریحات پڑھنے سننے اور خود اپنے زمانہ ایڈیٹری میں ان کو اپنے ہاتھوں سے ریویو میں شائع کرنے اور سالہا سال تک ان پر آمنا و صدقنا کہنے کے باوجود اب مولوی محمد علی صاحب اپنی نیچریت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔

" حضرت مریم کی والدہ کی اس دعا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مریم کو باوجود ہیکل کی خدمت کے لئے وقف کرنے کے ان کا یہ منشاء نہ تھا۔ کہ وہ کنواری رہے گی۔ بلکہ وہ جانتی تھی۔ کہ وہ جوان ہو کر بیاہی جائے گی۔ اور صاحب اولاد ہو گی۔ اس لئے انہوں نے نہ صرف مریم کے لئے دعا کی۔ بلکہ مریم کی اولاد کے لئے بھی۔ رہبانیت یا تارک دنیا ہونے کا طریق عیسائیوں کی ایجاد ہے" (بیان القرآن صہ ۲۹۵)

بعض مفسرین (مراد حضرت مسیح موعود ہیں) نے اس مصیبت کو یوں ٹالنا چاہا ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ یوسف کی پہلی بیوی کی اولاد تھی۔ اور حضرت مریم ان کی دوسری بیوی تھیں۔ مگر ایک طرف تعلق زوجیت کا حضرت مریم اور یوسف میں موجود ہونا خود انجیل سے ظاہر ہے۔ دوسری طرف ماں کے ساتھ بھائیوں کا آنا صاف بتاتا ہے۔ کہ یہ اسی ماں کے اولاد تھے۔ سوتیلے بھائی ہوتے۔ تو مریم سے ان کا کیا تعلق تھا۔ تیسرے کہیں بھی سوتیلے بھائی کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ اور جب لفظ بھائی مطلقاً استعمال کیا جائیگا تو اس سے مراد حقیقی بھائی لیا جائے گا۔

پس یہ انجیلی شہادت صاف بتاتی ہے۔ کہ حضرت مریم کا تعلق زوجیت تو یوسف کے ساتھ ضرور ہوا۔ اور اس تعلق سے اولاد بھی پیدا ہوئی۔ اور اگر ایک طرف لم یمسسنی بشر اس وقت کے بعد مس بشر سے مانع نہیں۔ تو دوسری طرف تاریخی ثبوت کھلا کھلا موجود ہے۔ کہ واقعی میاں بیوی کے تعلقات حضرت مریم اور آپ کے شوہر کے رہے" (بیان القرآن صہ ۳۱۲)

مولوی محمد علی صاحب کی محولہ بالا عبارت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کو لکھتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام وہ عبارات اور عقائد اور بیانات جو آپ کشتی نوح اور ریویو آف ریلیجنز وغیرہ میں متعدد مرتبہ رقم فرما چکے۔ مولوی محمد علی صاحب کے پیش نظر تھے۔ انہوں نے ان سب کی تغلیط و تردید کی خاطر غیر معروف تفسیروں اور اناجیل وغیرہ کے بے سروپا اور غیر ثقہ روایات کا سہارا لیا۔ بالفاظ دیگر ان مجروح اور ضعیف بیانات تفاسیر وغیرہ کو خدا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیانات اور فیصلہ جات پر ترجیح دے کر تفسیر بالرائے کے مرتکب ہوئے۔

یہ ہے مولوی محمد علی صاحب کی قرآن دانی اور تفسیر القرآن جس پر وہ پھولے نہیں سماتے۔ اور اسے اپنا کارنامہ قرار دے کر اپنے عقائد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔

چندۂ کشمیر کے لئے احباب کی توجہ کی ضرورت

مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد خاص متعلق چندہ کشمیر سنکر ملک غلام نبی صاحب دوکاندار قادیان نے حضرت کے حضور ایک عریضہ پیش کرتے ہوئے درخواست کی۔ کہ اس عریضہ کے ساتھ دس روپیہ کی ایک حقیر رقم پیش کر کے عرض ہے۔ کہ اس میں سے ۵ روپے کشمیر فنڈ اور ۵ روپے زلزلہ فنڈ میں قبول فرمائے جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے لکھا۔ کہ میں اس سے پہلے ۱۲ ماہوار چندہ کشمیر علاوہ مرکزی چندوں کے ادا کرتا تھا۔ آئندہ بجائے ۱۲ کے ۲ ماہوار چندہ کشمیر ادا کروں گا۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو جو انہوں نے کشمیریوں کی امداد کے لئے کی ہے۔ قبول فرمائے۔ آمین

اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ چندہ کشمیر کے لئے نہ صرف فوری امداد فرمائیں۔ بلکہ اپنے کشمیر کے ماہوار چندہ میں اضافہ کے علاوہ باقاعدہ ادا کریں۔ اس لئے کہ اس کام کے لئے روپیہ کی ازحد ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔

(فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

احمدیہ لائبریری سرگودھا

شہر سرگودھا میں بوجہ ضلع کا صدر مقام ہونے کے بہت عرصہ سے ایک احمدیہ کتب خانہ و ریڈنگ روم کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جس کے واسطے ایک مخلص نوجوان کی تحریک اور ابتدائی امداد سے اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر مسجد احمدیہ کے قریب ایک موزون مکان بر سر بازار لیا گیا ہے۔ تبلیغ کے شائقین اور صاحب وسعت اور علم دوست احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس لائبریری کے واسطے ٹریکٹ و رسالہ جات و کتب و اخبارات سلسلہ اور مختلف مذاہب کا لٹریچر دیکر امداد فرمائیں [illegible] (سیکرٹری [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالٰے کے فضل و کرم کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور یکم مئی سے نیا سال شروع ہوگا۔ اور نئے سال کے لئے تمام جماعتوں میں عہدہ داروں کا بھی نیا انتخاب ہوگا۔ اس لئے یاد دہانی کے طور پر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ تمام عہدہ داروں کی (سوائے امراء جماعتہائے احمدیہ) میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء کو ختم سمجھی جائیگی۔ آئندہ سال کے لئے بہت جلد نئے انتخابات ہو کر عہدہ داروں کی فہرستیں منظوری کے لئے ۲۰ اپریل تک دفتر نظارت اعلیٰ میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ اُن کے متعلق فیصلہ کر کے منظوریوں کا اعلان یکم مئی سے قبل کیا جا سکے۔ جب تک منظوریوں کا اعلان نہ ہو۔ موجودہ عہدہ داروں کو کام ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اور جب اعلان ہو جائے۔ تو پھر فوراً نئے منتخب شدہ عہدہ داروں کو اپنے کام کا باقاعدہ چارج دیدینا چاہیئے۔ لیکن یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک کی سالانہ رپورٹیں وہی کارکن تیار کر کے مرکزی دفاتر میں ارسال کرینگے۔ جن کے عہدوں کی میعاد ۳۰ اپریل کو ختم ہو گی۔ اور یہ سالانہ رپورٹیں مئی میں تیار کی جائیں گی۔

اس امر کے متعلق پہلے بھی کافی وضاحت سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات میں مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ یہ انتخابات یکم مئی ۱۹۳۴ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک صرف ایک سال کے لئے ہوں گے۔

۲۔ درمیان میں تغیر و تبدل بجز خاص مجبوریوں کے نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح کام کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی تغیر و تبدل ہو تو دفتر ہذا میں فوراً اطلاع دے کر منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔

۳۔ انتخاب میں جماعت کے قابل ترین احباب کو ملحوظ رکھا جائے۔ یعنی ایسے احباب کو خدمت کا موقعہ دیا جائے جو اخلاص اور محبت اور جوش سے کام کرنے والے ہوں۔ اور پھر کام کی رپورٹیں بھی متعلقہ مرکزی دفاتر میں بھیجتے رہیں۔

۴۔ حتی الامکان ایک ہی شخص کے سپرد مختلف کام نہ کئے جائیں۔ کیونکہ اس طرح بھی کام کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن اگر جماعت مختصر اور چھوٹی ہو۔ تو کوئی حرج نہیں۔ کہ ایک ہی شخص کو دو تین کاموں کے لئے منتخب کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل عہدوں پر ضرور کارکن مقرر ہونے چاہئیں پریذیڈنٹ (اگر جماعت میں امیر موجود نہیں) جنرل سیکرٹری سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور خارجہ۔ سیکرٹری بیت المال سیکرٹری وصایا۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف۔ سیکرٹری ضیافت۔ (اگر ضرورت ہو) محاسب۔ آڈیٹر۔

ناظر اعلےٰ

تقرّر امیر

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے امیر شیخ محمد حسین صاحب سب جج نے اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی ہے۔ کہ وہ امارت کا کام کماحقہ نہیں کر سکتے۔ اِس لئے حضور نے جماعت کے انتخاب پر ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک صرف ایک سال کیلئے شیخ جان محمد صاحب کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلےٰ

اُستاد اور استانی کی ضرورت

نظارت ہذا کے ماتحت ایک ایسے خاوند بیوی کی ضرورت ہے۔ کہ مرد کم از کم جے۔ وی ٹرینڈ ٹیچر ہو۔ اور اس کی اہلیہ کم از کم پرائمری پاس سند یافتہ ہو۔ اگر ٹرینڈ ہو تو بہتر ہے۔ ہر دو کو ایک ہی مقام پر مردانہ اور زنانہ مدرسوں میں کام کرنا ہوگا۔ خواہشمند فوری طور پر درخواستیں بھجوائیں۔

ناظر امور خارجہ قادیان

پتہ درکار ہے

ایک صاحب نے ضلع سیالکوٹ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ کارڈ تحریر فرمایا۔ کہ "میرے دادا کی ہمشیرہ اور میرے باپ کی ہمشیرہ اور میری ہمشیرہ کا رشتہ آباد اجداد سے ایک گھرانہ غیر احمدی احباب سے چلا آیا ہے۔ اب میرے لڑکے بشیر احمد کی منگنی عرصہ قریباً گیارہ سال سے ہو چکی ہے۔ جناب ایسے رشتہ کی جو عرصہ سے ہو چکی ہے اجازت دیں۔"

ان صاحب نے چونکہ اپنا نام و پتہ تحریر نہیں فرمایا۔ اس لئے اگر ان کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ اپنا پتہ دفتر تعلیم و تربیت میں ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ یا اور کسی صاحب کو علم ہو تو وہ لکھیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش

ہمنے گذشتہ ماہ اعلان کروایا تھا۔ کہ جہاں جہاں سیکرٹری وصایا مقرر ہیں۔ اور جس جس جگہ نہیں مگر جماعت باقاعدہ ہے وہ سیکرٹری وصایا مقرر کر کے اپنے اپنے مفصل پتہ سے مطلع کریں۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ صرف دو سیکرٹری صاحبان نے میرے اس اعلان پر اپنے پتہ سے مجھے اطلاع دی ہے۔ اور کسی نے توجہ نہیں کی۔

اب آپ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس کی تعمیل کر کے مجھے جلد شکریہ کا موقعہ دیا جائے۔ تا میں پتہ جات محفوظ کرنے کے بعد بعض ضروری تجاویز اور امور کے متعلق اُن سے خط و کتابت کرنے کے قابل ہو سکوں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

بجٹ میں تصحیح

۵ اپریل ۱۹۳۴ء کے اخبار "الفضل" میں بطور ضمیمہ جماعتوں کا بجٹ اور گیارہ ماہ کی آمد آخر مارچ ۱۹۳۴ء تک شائع کی گئی ہے۔ لیکن اس میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بجٹ اور اس کی آمد شائع ہونے سے رہ گئی ہے۔

اسی طرح غیر کارکنان۔ بعنوان لوکل قادیان و ملحقہ دیہات کا بجٹ بھی غلطی سے بجائے ۹۹۳۴ روپیہ کے ۱۳۲۸۳ روپیہ شائع ہوا ہے۔ اور بعض میں یہ بھی شائع نہیں ہوا۔ لہٰذا ضمیمہ مذکور صفحہ اول کے شروع میں قادیان کے بجٹ میں مندرجہ ذیل تصحیح فرمائی جائے۔

۱۔ بجٹ کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۳۴۳۲ روپیہ آمد گیارہ ماہ ۱۲۰۰۰ روپیہ

۲۔ بجٹ لوکل قادیان و ملحقہ دیہات یعنی غیر کارکنان ۹۹۳۴ روپیہ آمد گیارہ ماہ۔ ۶۴۲۲ روپیہ

نوٹ:۔ ممکن ہے دیگر جماعتوں میں بھی کسی کا بجٹ غلط شائع ہوا ہو۔ بجٹ زیر پڑتال ہے۔ اگر غلطی معلوم ہوئی۔ تو ان کی تصحیح بھی شائع کر دی جائے گی۔

ناظر بیت المال قادیان

ضرورت ہے

ایک احمدی دوست جو انجن ڈرائیور کا کام جانتے ہیں اور کچھ عرصہ محکمہ بارکماسٹری میں کام کر چکے ہیں۔ آج کل بیکار ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کو ملازمت دلانے میں اُن کی امداد کر سکتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

29

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلات

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ پاڈانگ سماٹرا سے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ۱۹ فروری کے بعد ایک ہفتہ میں بیمار رہا۔ اچھا ہونے پر آج تک کہ ۱۳ مارچ ہے۔ ۱۳ کس دار التبلیغ میں آئے۔ جن کو الٰہی پیغام پہنچایا گیا۔ اور بعض کو کئی گھنٹہ متواتر تبلیغ کی گئی۔ برادرم احمد نورالدین صاحب کو ایک دوست ایک وکیل کے پاس لے گئے۔ وہ اگرچہ مخالف تھا۔ مگر تبلیغ کے بعد نرم ہو گیا۔ اور اس نے تسلیم کر لیا۔ کہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے کامل ہدایت پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ برادر مذکور نے ایک اور جگہ لوگوں کے ایک مجمع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ اسی عرصہ میں میں ایڈونٹسٹ عیسائیوں کے گرجا میں گیا۔ گو لیکچر دینے کا موقعہ نہ ملا۔ مگر اشتہار "عیسائی قوم کو دعوت" تقسیم کیا گیا۔ اسی موقعہ پر جب وہ لوگ گرجا سے نکلنے لگے تو تین یورپین عورتیں اور ایک چینی عورت مجھ سے ہاتھ ملانے کے لئے بڑھیں۔ میں نے معذوری بیان کی۔ اور ساتھ ہی بتایا۔ کہ یہ خیال نہ کیا جائے کہ اسلام عورت کی عزت نہیں کرتا۔ عورت کو حقیقی عزت اسلام ہی سے نصیب ہو سکتی ہے۔ اس مختصر گفتگو کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ایک یورپین عورت نے مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ دوسرے دن یوم التبلیغ کو میں اس کے گھر گیا۔ ایک اور موقعہ پر بھی بہت سے لوگوں کے مجمع میں گفتگو کرنے کا موقعہ ہاتھ آیا۔

اس عرصہ میں میں برادر احمد نورالدین صاحب کی معیت میں جماعت احمدیہ ڈوڈوکو کے بلانے پر بھی وہاں گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں احباب جماعت سات آٹھ دفعہ جمع ہوئے۔ کیونکہ عشاء کے بعد باری باری کتب حضرت مسیح موعود۔ حدیث اور قرآن کا درس دیا جاتا ہے۔ عورتوں کا درس بھی ہر ہفتہ میں دو بار جاری رہا۔ اردو زبان اور تفسیر قرآن اور احمدیت کے متعلق ضروری نوٹ لکھائے اور پڑھائے جاتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم بھی جاری رہی۔ نماز صبح کے بعد چار اشخاص ترجمہ قرآن پڑھتے ہیں۔

اسی عرصہ میں ایک مختصر مضمون "کتاب الٰہی" پر لکھا گیا۔ اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے حکم کے مطابق ۱۵ جنوری کے زلزلہ کے متعلق بھی برادرم مولوی عبدالعزیز نے ایک مخالف کے مضمون کا جواب روزانہ اخبار Pemandangan میں شائع کرایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر مردوں کے قریباً ۲۰ گروپ بنائے گئے۔ پمپانگن شرقی پاڈانگ کی جماعت بھی شامل کی گئی۔ ہر ایک گروپ میں تین آدمی تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۸ آدمیوں نے ۲۲۷ اشخاص کو ۱۰۲ گھنٹے تک ۳۰ محلوں میں خدا کا پیغام پہنچایا۔ جو عیسائیوں کو تبلیغ کر سکتے تھے عیسائیوں کے پاس گئے۔ باقیوں نے دوسرے لوگوں کو تبلیغ کی۔ بعض نے دعوت کی۔ اس تبلیغ عام کے علاوہ ایک عام اشتہار دو ہزار کی تعداد میں بعنوان "عیسائی قوم کو دعوت" شائع کیا گیا۔ اور سوائے چند اشتہارات کے جو خود محفوظ کرئے گئے۔ سب تقسیم کر دیئے گئے۔

جب میں پمپانگن (Pempangan) گیا۔ تو وہاں کے امیر جماعت نے مجھے اطلاع دی۔ کہ اس سال مندرجہ ذیل ۱۰ اشخاص داخل احمدیت ہوئے ہیں۔ (۱) برادرم بالدین (۲) برادرم خطاب (۳) برادرم جانی (۴) برادرم مانو (۵) مکرم نخم (۶) مکرمہ جنگ (۷) مکرمہ ادیبی (۸) محترمہ توبہ (۹) مکرمہ بی لاینگ (۱۰) مکرم راجہ عالم۔ ان کے علاوہ ابھی ابھی والد صاحب برادرم احمد نورالدین بھی احمدیت سے مشرف ہوئے۔ ان کا اسم شریف عبدالرحمٰن ہے۔ حاجی محمود صاحب بوسوکن سے لکھتے ہیں۔ کہ برادرم عبدالجلیل صاحب نو مبائع کی کوشش سے ۴ کس اور داخل احمدیت ہوئے جزاہ اللہ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ تینکو ڈئی (Dei) نجا علے (Naja Ali) ان کی اہلیہ مکرمہ عائشہ تینکو جوبہ اللہ تعالیٰ ان سب نئے بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ اور حقیقت ایمان سے آشنا کرے۔ آمین آخر میں اپنے تمام بھائیوں اپنے اہل و عیال اور اپنے لئے درد دل سے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز برادرم ابوبکر ایوب فاضل اور برادرم محترم مولوی احمد نورالدین صاحب کے لئے بھی

صوبہ بنگال میں تبلیغ

یکم جنوری تا ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء خاکسار نے حسب ذیل ۴۲ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ کومِلا۔ برہمن بڑیہ۔ گھاٹورا۔ شال گانون۔ احمدی پاڑا۔ کہرمپور۔ کلکتہ۔ دیوگرام۔ مورائیل۔ ہلدوگر سرائیل۔ کالی گنج بنیادٹ۔ باشودیو۔ کروڑا۔ رنگیل باڑی۔ جمال پور۔ الکھال موڑی الک پور۔ شازدہ پور۔ جیٹھا گرام۔ ناصر پور۔ ناصر نگر۔ نور پور۔ نٹائی۔ ناروا۔ خورد برہمن بڑیہ۔ سوداگر پاڑا۔ کادمی۔ پیر تلا۔ فقیر ہائی بشنو پور۔ سہیل پور۔ سرائیل کاندی۔ گوگن گھاٹ۔ ہرنیادی۔ رائی تلا۔ چٹاگانگ۔ ڈھاکہ۔ نواکھالی۔ بھیگنج۔ بنیا جنگ وغیرہ ایام زیر رپورٹ میں ۱۳۰۶ اشخاص کو پرائیویٹ ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ ۲۰ جلسے ہوئے۔ ایک مناظرہ بمقام سرائیل غیر احمدیوں سے ہوا ۱۲ اشخاص کے بیعت نامے براہ راست بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھجوائے گئے۔ ایک تبلیغی اشتہار اور تین تبلیغی رسالے بھی تصنیف کر کے شائع کئے گئے۔

خاکسار سید سعید احمد مبلغ پراونشل انجمن احمدیہ - صوبہ بنگال

عیسائیوں سے مناظرہ

موضع چودہری والہ چک ۴۰ ضلع لائل پور میں عیسائیوں نے مسلمانوں کو تنگ کر رکھا تھا۔ انہوں نے قاضی محمد نذیر صاحب احمدی مولوی فاضل لائل پوری کو مناظرہ کے لئے بلایا چنانچہ ایک پادری کے ساتھ کفارہ اور موجودہ انجیل الہامی کتاب ہے یا قرآن مجید پر مناظرہ ہوا۔ جس کا پبلک پر بہت گہرا اثر ہوا۔ پادری قاضی صاحب کے مطالبات سے عاجز آگیا۔ اور گفتگو درمیان میں ہی چھوڑ کر احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل مانگنے لگا۔ قاضی صاحب نے اس کی بات کو بھی مان لیا۔ اور بائیبل کے رو سے حضرت مسیح موعود کی صداقت کو نہایت مؤثر پیرایہ میں واضح کیا۔ پادری اس تقریر پر ایک بھی اعتراض نہ کر سکا۔ غیر احمدیوں پر اس مناظرہ کا بہت اثر ہے۔ احمدیت کی بھی خوب تبلیغ ہوئی۔

(خاکسار محمد یوسف سکرٹری انصار اللہ لائل پور)

جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کو اطلاع

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے امسال ہمارے علاقہ کے لئے بھی مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل کو مہتمم تبلیغ مقرر فرما کر بھیج دیا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کریں۔ لہذا بندہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب (خانیوال) و شیخ محمد سلطان صاحب (لودھراں) و چودہری فتح محمد صاحب (کبیر والا) و شیخ محمد علی صاحب (شجاع آباد) انسپکٹران تبلیغ کو فوری توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی تحصیل کی تبلیغی تنظیم کو باقاعدہ کریں۔ اور تمام سکرٹریان تبلیغ اپنے اپنے انسپکٹروں سے تعاون کر کے مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں کہاں اور کس کس رنگ میں مولوی صاحب سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تحصیل میلسی کے تمام احمدی احباب اپنی اپنی جگہ کے تبلیغی حالات و ضروریات سے مطلع کریں۔ کیونکہ تحصیل ہذا میں کوئی انسپکٹر تبلیغ مقرر نہیں۔ انشاء اللہ تفصیلی حالات آنے پر جلد ہی کسی صاحب کو انسپکٹر تبلیغ تجویز کر کے اطلاع دے دوں گا۔ تبلیغی رپورٹیں ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک بندہ کو ارسال فرمایا کریں۔ تا تمام ضلع کی تبلیغی کارگزاری یکجائی طور پر مرکز میں ارسال کی جایا کرے (خاکسار فضل الرحمٰن اختر نائب مہتمم تبلیغ ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

٣٤٣٩ منکہ احمد علی خان ولد آبادان خان قوم راجپوت پیشہ زراعت ساکن کاٹھ گڑھ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ١٩١١ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ٢٣ر مارچ ١٩٣١ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے ۔ دس گھماؤں اراضی ہے جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے ۔ لیکن میرے گذارے کی صورت ماہوار آمد پر بھی ہے ۔ جو کہ اسوقت آٹھ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جس میں زراعت بھی شامل ہو گی سے ١/١٠ حصہ کی آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہوار ادا یا ششماہی ادا کرتا رہونگا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ۔ فقط ٢٣ر مارچ ١٩٣١ء

العبد ۔ احمد علی خاں ولد آبادان خان بقلم خود ۔ گواہ شد سید محمد علی شاہ انسپکٹر کاٹھ گڑھ گواہ شد ۔ عطاء اللہ ولد خواجہ خاں صاحب بقلم خود گواہ شد ۔ عبد المنان بقلم خود گواہ شد ۔ عبد السلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ بقلم خود

٣٩٩٨ منکہ محمد حسین ولد کرم بخش قوم جٹ وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت تخمیناً ٧ سال ساکن سدوکی ڈاکخانہ جھیورانوالی تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ٧ ارجون ١٩٣٣ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے ۔ زمین قریباً ۴ گھماؤں واقعہ موضع سدوکی تحصیل گجرات قیمتی ١۴٢٥ روپیہ اور مبلغ ٥٠٠ روپیہ کی زمین رہن کی ہوئی ہے ۔ اور مال مویشی قیمتی ٢٢٥ روپیہ کل میزان ٢١٥٠ روپیہ ہے ۔ میں اس کے ١/١٠ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اور نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

العبد ۔ محمد حسین ولد کریم بخش قوم جٹ وڑائچ ساکن سدوکی تحصیل و ضلع گجرات نشان انگوٹھا گواہ شد ۔ بقلم اکبر علی سیکرٹری جماعت احمدیہ سدوکی تحریر کنندہ گواہ شد ۔ جلال الدین ولد محمد بخش ساکن سدوکی ۔

۴١٠١ منکہ عبد اللہ ولد مولوی محی الدین قوم قریشی موپلا پیشہ ملازمت عمر ٣٦ سال تاریخ بیعت ١٩١١ء ساکن بیگاری ڈاکخانہ خاص تحصیل چیرکل ضلع مالابار ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ٢ر جنوری ١٩٣۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ اس وقت میری ماہوار آمد اکاون روپے ماہوار ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ١/١٠ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ العبد ۔ عبد اللہ مالاباری گواہ شد ۔ عطاء محمد محمد رحمانی ... تبلیغ بقلم خود گواہ شد ۔ زین العابدین بقلم خود

۴١٠٢ منکہ ڈاکٹر میر احمد سعید قادری ولد حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب مرحوم قوم سید سب رجسٹرار عمر تیس سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن ڈاکخانہ عارضی نسبین تعلقہ تردی پیٹہ ضلع میدک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ٥ر اکتوبر ١٩٣٣ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میرے قبضہ میں سر دست ایک مکان پختہ دو منزلہ لب سڑک بر محلہ گنڈ تالاب بر محلہ اندرون بلدہ واقع ہے ۔ جس کی قیمت تخمیناً پانچسو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے ۔ دیگر اثاث البیت مثل کوچ کرسی میز الماری ۔ ملبوسات و سیکل وغیرہ جملہ قیمتی چار سو روپیہ سکہ عثمانیہ کے ہیں ۔ میری وصیت یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ صدر کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دیا جائے ۔ اور ماسوا اس جائیداد متذکرہ صدر کے میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کے متعلق میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے ورثاء سے حاصل کر لیں ۔ میں اپنی زندگی تک اپنی ماہوار آمدنی کا ١/١٠ حصہ بھی ادا کرتا رہوں گا ۔ العبد میر احمد سعید بقلم خود ٥ گواہ شد ۔ سید بشارت احمد جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن گواہ شد ۔ حکیم میر سعادت علی مالک شفاخانہ سعادت منزل حیدرآباد دکن ۔

۴١٠٣ منکہ احمد سعدی بن علم سعدی قوم عرب قبیلہ بنو سعد عمر ٢٣ سال تاریخ بیعت ١٩٢٢ء ساکن مغل پورہ ڈاکخانہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم مئی ١٩٣٣ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میرے ہاں سر دست کوئی جائداد غیر منقولہ اور منقولہ نہیں ہے البتہ مجھے ماہانہ مبلغ ایک صد روپیہ سکہ عثمانیہ ملا کرتی ہے ۔ جس کا ١/١٠ حصہ آمد بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہانہ دیا کرونگا میرے مرنے کیوقت ۔ اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا یا ثابت ہو تو اس کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے ۔ کہ اس کے ١/١٠ حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصول کر لیا جایا کرے ۔

العبد ۔ احمد سعدی بن علم سعدی بقلم خود یکم مئی ١٩٣٣ء گواہ شد ۔ حکیم سعادت علی شفاخانہ سعادت منزل حیدرآباد دکن گواہ شد سید بشارت احمد بقلم خود جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

۴٠٥٩ منکہ مسماۃ سیارہ حکمت بنت جمیل بیگ دمشقی زوجہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ قوم سید عمر چوبیس سال تاریخ بیعت جنوری ١٩٢٦ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ٢٢ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میرے ایک ہزار مہر میں سے تین صد روپیہ ادا کرنے کا ذمہ میرے شوہر کا ہے ۔ اور نیز میری وفات پر جو بھی میری متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ اس کے سوائے میرے پاس اس وقت نہ کوئی جائداد ہے ۔ اور نہ کوئی زیور ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں ۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ۔ میں اس کے علاوہ ماہوار چندہ بھی حسب توفیق ادا کیا کروں گی ۔ اللہ تعالیٰ میری وصیت قبول فرمائے ۔ بقلم سیارہ حکمت ٢٢ر اکتوبر ١٩٣٣ء

گواہ شد ۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ گواہ شد ۔ سید ... ولد سید ... شاہ قادیان

۴٠٦٢ منکہ امۃ العزیز زوجہ قاری محمد امین قوم کھوکھر احمدی عمر ٢۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم نومبر ١٩٣٣ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے مہر مبلغ ٥٠٠ روپیہ زیور قیمتی ٥٠ روپیہ کل مبلغ ٥٥٠ روپیہ میں اس کے ١/١٠ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد بوقت وفات میری ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ۔ مہر میں نے ابھی تک وصول نہیں کیا ۔ بلکہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ العبد ۔ امۃ العزیز بقلم خود ١٩٣٣ء گواہ شد غلام یسین بقلم خود قادیان ١٩٣٣ء گواہ شد ۔ محمد امین بقلم خود کلرک ریویو آف ریلیجنز انگریزی ١٩٣٣ء

۴١١٦ منکہ مسماۃ جواہر بی بی زوجہ چوہدری محمد بخش صاحب قوم باجوہ پیشہ زمینداری عمر ٥٥ سال تاریخ بیعت ١٩١٢ء ساکن چک مراد نمبر ١١٢ ڈاکخانہ ہارون آباد تحصیل خیرپور ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ٢۴ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اسوقت جائیداد کنٹھ طلائی اور ایک ... ہے ۔ قیمت کنٹھ ... روپیہ قیمت گٹے ... کل میزان ... روپیہ ہے میری وصیت کنٹھ میں ہی مکمل کر دی جائے یعنی کل خرچ وغیرہ کنٹھ کی قیمت سے منہا کر کے میری وصیت منظور فرمائی جائے ۔ اور کوئی روپیہ نہیں [illegible] ... روپیہ ہے ۔ العبد جواہر بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد محمد بخش بقلم خود ۔ گواہ شد [illegible]

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہم دعویٰ اور یقین کی بنا پر ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب ارسطوئے زماں مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر اور بحکم حضور محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بطور اختیار رجسٹرڈ کرالیں تاکہ دیگر دوافروشوں کی دست برد سے محفوظ رکھ سکیں۔ تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے اصل اور صحیح دستیاب ہونی ناممکن ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے جسے ہم تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے موجب فخر گردانتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔

اصل قیمت فی تولہ سوا روپیہ علاوہ محصولڈاک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے صرف گیارہ روپے

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان بچوں اور طاقت اور امراض چشم بر عایت مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کریں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی پروپرائٹر دواخانہ رحمانی قادیان

گاڈلی کمپنی کا کٹ پیس انڈیا بھر میں بہترین ثابت ہوگا

اگر آپ اعلیٰ معنوں میں کٹ پیس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو فوراً ہمارے ساتھ لین دین کریں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ایک مرتبہ مال منگوا لینے پر تمام زندگی ہمیں کبھی نہ بھول جاویں گے اور آئندہ ہمیشہ گاڈلی کمپنی کی خدمات اپنے لئے فرض خیال کرو گے ہمارے حسب ذیل بنڈل آپ کے واسطے ترقی کی اول منزل ثابت ہوں گے اور آپکو خوب نفع ہوگا ...

گاڈلی فسٹ بنڈل (A) اس بنڈل میں تمام کٹ پیس ولایتی "امریکہ نیویارک" ... فسٹ کوالٹی ہوگا ... قیمت -/150

گاڈلی فسٹ (B) وزن 25 پونڈ -/75 روپیہ ... **گاڈلی فسٹ** (C) ... پونڈ قیمت -/38

گاڈلی سیکنڈ بنڈل (A) اس بنڈل میں ... 100 پونڈ -/150 **گاڈلی سیکنڈ بنڈل** (B) وزن 50 پونڈ قیمت -/75 روپیہ **گاڈلی سیکنڈ بنڈل** (C) 25 پونڈ قیمت -/38

ٹرمس: ہر ایک آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ پیکنگ وغیرہ تمام خرچہ خریدار کے ذمہ ہوگا ...

خاص رعایت: کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری خرچ معاف کیا جاتا ہے ...

مینیجر گاڈلی کمپنی۔ کراچی (سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمن کی بالکل نئی ایجاد

بجلی کا جیبی پنکھا

نئی چیز — پنکھا

یہ بجلی کا جیبی پنکھا جرمن کے سائنسدانوں کا ایک حیرت انگیز کمال ہے جس کے بنانیوالے کو پندرہ سال سرتوڑ کوشش کے بعد یہ پنکھا بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ دیکھنے میں تو یہ پنکھا بجلی کی روشنی دینے والی ٹیوب ٹارچ کی ہے جسمیں نہایت خوبی سے بجلی کی چھوٹی سی ڈینمو موٹر یعنی بجلی پیدا کرنے کی مشین لگی ہوئی ہے۔ جس کے چلانے کے لئے صرف ایک ٹیوب ٹارچ والی معمولی سل یعنی بیٹری جو کہ دو اڑھائی آنہ میں ہر جگہ مل سکتی ہے۔ ڈالی جاتی ہے۔ بٹن دبانے پر بجلی کا کرنٹ ملتے ہی پنکھا خود بخود بڑے زور سے چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب دل چاہے۔ بند کر کے پاکٹ میں رکھ لیجئے۔ سینما۔ تھیٹر۔ سیر۔ سفر۔ شکار کھیل وغیرہ میں نہایت کار آمد اور فیشن ایبل چیز ہے۔ موسم گرما میں اس کو ہر وقت اپنے پاس رکھئے۔ جب دل چاہے جیب سے نکال کر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف اٹھائیے۔ اگر اس میں چند قطرے اپنی دل پسند خوشبو کے ڈالدئے جائیں۔ تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور بھی پُر لطف ہو جاتی ہے۔ واقعی یہ پنکھا ایک حیرت انگیز عجوبہ ہے۔ اس کے ہمراہ ایک بکس اور میز پر کھڑا کرنے کیلئے سٹینڈ مفت ارسال ہوگی۔ قیمت مکمل پنکھا صرف سات روپے (؎)

نوٹ۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے پیشگی آنے ضروری ہیں۔ **پتہ۔ دہلی واچ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۵۵ دہلی**

الفضل کے خریدار بڑھائے جائیں!

میری گذارش ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت بھی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے سو اپنی اپنی جگہ دیکھ لیجئے کہ دوران سال میں آپ نے اس بارے میں کیا کوشش کی۔ خریداروں کی تعداد جتنی پہلے تھی۔ اتنی ہی ہے۔ اور اخراجات آمد سے زیادہ ہیں پس ضروری ہے کہ الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے خاص کوشش کی جائے! اسی سلسلے میں یہ بھی عرض کروں۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کی خریداری بھی ضروری چیز ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد سب کو معلوم ہے اس کے خریدار بہت ہی کم ہیں۔ ان سب انجمنوں کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار بننے کے لئے تمام لکھے پڑھے احمدیوں کو تحریک کریں۔ اور خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اخبار مصباح کے خریدار بڑھائیں۔ تاکہ اس کے اخراجات آمد سے پورے ہوں۔ خوب؛ دَرکھو کہ آجکل جس جماعت کا پریس قوی ہوگا وہی ترقی پائیگی۔ **مہتمم طبع و اشاعت قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

گاندھی جی سے ۵ اپریل کو پٹنہ میں ایک کانگرسی وفد جو ڈاکٹر انصاری مسٹر ڈیسائی اور ڈاکٹر بدھن رائے پر مشتمل تھا۔ ملا۔ اور سوراجیہ پارٹی کے احیاء اور کونسلوں میں داخلہ کے موضوع پر بحث و تمحیص ہوئی۔ گاندھی جی نے اعلان کیا کہ سوراجیہ پارٹی کے احیاء پر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اور نہ اس فیصلہ پر مجھ کو کوئی اعتراض ہے۔ کہ آئندہ انتخاب اسمبلی میں حصہ لیا جائے۔

اخبار انقلاب لاہور کا داخلہ ریاست کشمیر نے اپنی حدود میں بند کر دیا ہے۔

وزیر اعظم کپور تھلہ نے ۵ اپریل کو مسلمانوں کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا۔ کہ ریاست میں جو قانون انتقال اراضی نافذ ہوا ہے۔ اس میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جائیگی۔ نیز ہائینس مہاراجہ بہادر کے یورپ سے مراجعت فرمانے پر اب سے چھ ماہ کے اندر ایک ذمہ دار اسمبلی کا اجراء جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہوگی عمل میں آئیگا۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ بعض محکموں کی ملازمتوں میں مسلمانوں کو اقلیت کی جو شکایت ہے اس کو دور کرنے کیلئے بھی فوری اقدام کیا جائیگا۔

تحفظ والیان ریاست کے بل پر ۵ اپریل کو اسمبلی میں بحث ہوئی۔ مسٹر محمد یعقوب نے ہوم ممبر سے دریافت کیا۔ کہ کیا والیان ریاست اس قسم کا بل چاہتے ہیں۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ حکومت ہند کو اس بات کا یقین ہے۔ کہ وہ بحیثیت جماعت اس بل کے آرزو مند ہیں۔

بمبئی سے ۵ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ گرنی کامگار یونین کے جنرل سکرٹری نے پارچہ بافی کے تمام کارخانوں میں ۲۳ اپریل سے عام ہڑتال کئے جانے کا اعلان کیا ہے۔

اجودھیا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ موجودہ فساد کے سلسلہ میں بہت سے ہندوؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں بڑے بڑے مندروں کے مہنت بھی شامل ہیں جو لوگوں کو مفسدہ پردازی کے لئے اکساتے رہتے تھے۔

امریکن سینیٹ نے ۵ اپریل کی اطلاع کے مطابق ایک مسودۂ قانون منظور کیا ہے جس کے رو سے ان حکومتوں کو قرضہ دینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جو سابقہ قرضہ ادا نہیں کر سکیں۔

سوراجیہ پارٹی کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے الہ آباد سے ۷ اپریل کی اطلاع کے مطابق اسی ماہ میں بمقام کلکتہ کانگرسی لیڈروں کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔

پنڈت مالویہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں اسمبلی کی ہر اس نشست پر جس پر کہ ہم قابض ہو سکتے ہیں قبضہ کرنا اور اسے مضبوط دل اور مستقل مزاج کانگریسیوں یا نیشنلسٹوں سے پُر کرنے کے حق میں ہوں۔

آئرلینڈ اور ہندوستان کی تجارتی گفت و شنید ۵ اپریل سے انڈیا ہاؤس لنڈن میں باضابطہ طور پر شروع ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بات چیت دوستانہ اور موافقانہ حالات میں ہو رہی ہے۔

مسز سروجنی نیڈو نے ۶ اپریل کو گاندھی جی کے اس فیصلہ پر اظہار رائے کرتے ہوئے جس میں انہوں نے کونسلوں میں داخلہ پر زور دیا ہے۔ کہا کہ سول نافرمانی اور کونسلوں میں داخلہ دونوں تحریکات بیک وقت کامیاب نہیں ہو سکتیں اس لئے ضرورت ہے کہ اس امر کے مکمل تصفیہ کے لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔

الہ آباد سے ۴ اپریل کی اطلاع ہے کہ ایک برہمچاری نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ گنگا کے پونترجل میں قریب کے ایک کارخانہ کا گندہ نالا ملتا۔ اور اس طرح پانی بھرشٹ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر اس نالے کو بند نہ کر دیا گیا تو میں احتجاجی برت شروع کر دونگا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام کے ولیعہد شہزادہ اعظم جاہ شہزادی درشہوار کے ہمراہ حیدر آباد دکن کی ایک اطلاع کے مطابق موسم گرما بسر کرنے کے لئے کشمیر کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔

ہندوستان ٹائمز دہلی کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت فرمانروائے بھوپال ۲۴ مئی کو یورپ روانہ ہونگے۔ ڈاکٹر انصاری بھی غالباً ہمراہ ہوں گے۔

باریسال میں ۴ اپریل کو ایک ہندو نوجوان کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور ۲۴ بم۔ بہت سے کارتوس اور اسلحہ برآمد کئے۔

نئی دہلی سے ۵ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۲۶ اپریل کو دہلی میں بند ہو کر ۲ کو شملہ میں کھلیں گے۔

افغانستان کے ساتھ تجارتی تعلقات پر غور کرنے کے لئے ۴ اپریل کو ہندوستانیوں کا ایک سرکاری وفد بسر کردگی مسٹر ڈبلیو منڈ پشاور سے روانہ ہوا۔ وفد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ حکومت ہند کی طرف سے کوئی معاہدہ مرتب کرے۔ بلکہ اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ مقامی حالات کی تحقیقات کرنے کے بعد حکومت افغانستان کے ساتھ عام تبادلۂ خیالات کرے اور ایسے امکانات پر غور کرے جو دونوں حکومتوں کی تجارتی ترقی کے لئے مفید ثابت ہوں۔

حکومت صوبجات متحدہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں طاعون زوروں پر ہے صرف گذشتہ ہفتہ میں ۱۴۹۴ موتیں ہوئیں۔

بیگم شاہ نواز کے متعلق سٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اسمبلی کے آئندہ انتخاب میں امیدوار بننے کے سوال پر غور کر رہی ہیں۔

پشاور سے ۵ اپریل کی اطلاع ہے کہ حال ہی میں قندھار میں گورنمنٹ کی امداد سے ایک کاٹن فیکٹری جاری کی گئی ہے۔

اخبار زمیندار کے متعلق لاہور سے ۵ اپریل کی خبر ہے کہ دو ماہ کی تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے اس کے چار ایڈیٹر علیحدہ ہو گئے ہیں۔

پٹنہ سے ۷ اپریل کو گاندھی جی نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے کانگرسی اصحاب کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ خاص شکایات کے سوا سوراج کے لئے سول نافرمانی کو معطل کر دیں۔ کیونکہ انہیں اب اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے لئے یہی بہترین طریق کار ہے۔

حجاز کے وزیر مالیات کا برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ سلطان ابن سعود کی افواج نے کوہستان ہرات کو فتح کر لیا ہے۔ اور کوہستان مذکور کے تمام قلعے سعودی افواج کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ امام یمن کی افواج جو ان قلعوں پر مسلط تھیں۔ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

صنعتی ہڑتالوں کے متعلق جو سال گذشتہ میں برطانوی ہند میں ہوئیں۔ نئی دہلی سے ۶ اپریل کی خبر ہے۔ کہ کل ۱۴۶ ہڑتالیں ہوئیں جس میں ۱۶۴۹۳۰ مزدوروں نے کام چھوڑا ۱۹۳۲ء میں ۱۱۶ ہڑتالیں ہوئی تھیں اور ۱۳۸۰۰۹ مزدوروں نے ان میں حصہ لیا تھا۔ وہ ہڑتالیں جن میں مزدوروں نے اپنے مطالبات تسلیم کروائے ۳۱ فیصدی ہیں۔

ہمالیہ کی مہم سر کرنے کے لئے ایک جرمن پارٹی ۶ اپریل کو بمبئی پہنچی۔ وفد میں کل بارہ اشخاص ہیں۔ رئیس وفد نے کہا کہ اس سے پہلے ۱۹۳۲ء میں جو جرمن مہم آئی تھی اس میں بھی میں شامل تھا۔ لیکن اس وقت ہماری مہم نے بہ مقدار کثیر برف جمع ہونے کے باعث صرف ۲۳ ہزار فٹ بلندی پر جا کر آگے بڑھنا چھوڑ دیا۔ لیکن اس دفعہ کامیابی کی زیادہ توقع ہے۔

نیویارک میں ۵ اپریل کو ایک غیر معمولی بارش کی وجہ سے شمال اور جنوب میں زبردست سیلاب آیا۔ جس سے جائداد کو کافی نقصان پہنچا۔ ۲۷ نفوس اس سیلاب کی نذر ہو گئے۔

مسلم گرلز ہائی سکول لکھنؤ کو اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد دکن نے پانچ ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ عطا کیا ہے۔

پٹنہ سے ۶ اپریل کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی کے مشورہ سے سنٹرل ریلیف کمیٹی نے ۱۱ لاکھ روپیہ صوبہ بہار کے مصیبت زدوں کی امداد کیلئے منظور کیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی